QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

فقہ، سیرت اور فقہ السیرۃ کا تعارف اور معنویت

Introduction and Significance of Fiqh, Sīrah, and Fiqh al-Sīrah

⭑ محمد رضوان یسین

⭑⭑ پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی

ABSTRACT

The present study offers a scholarly and analytical exploration of the introduction and significance of *Fiqh*, *Seerah*, and *Fiqh ul-Seerah*. It begins by defining the linguistic meaning of *Fiqh*, deep understanding, intelligence, insight, and clarification, supported by evidence from the Qur'an, Hadith, and examples from classical Arabic literature. In its technical sense, *Fiqh* refers to the knowledge of the practical rulings of the Shariah derived from detailed evidences, encompassing not only acts of worship and transactions but also the ethical and legal structure of both individual and society. The paper then explains the linguistic meaning of *Seerah*, a path, way of life, or a comprehensive account of a person's life. Technically, *Seerah* denotes the detailed and purposeful study of the blessed life of Prophet Muhammad (PBUH), based on the Qur'an, Sunnah, historical narrations, and practical events. *Fiqh ul-Seerah* is presented in this work as a distinct and integrated discipline that goes beyond narrating the events of the Prophet's life. It derives legal principles, Shariah rulings, strategic approaches to Da'wah, and guidance for societal conduct from the Seerah. Its aim is to provide actionable and contextually adaptable guidance drawn from the Prophetic biography. The study emphasizes that *Fiqh ul-Seerah* holds not only academic significance in contemporary times but also serves as a vital resource for practical life, especially in the fields of Da'wah, education, leadership, and guidance for Muslim minorities. It concludes that the study of Seerah is not merely the recounting of historical events, but a comprehensive and timeless curriculum for life.

KEY WORDS: Fiqh, Seerah, Fiqh ul Seerah, Qur'an, Sunnah, Shariah, Da'wah.

زیر نظر آرٹیکل فقہ، سیرت اور فقہ السیرۃ کے تعارف اور معنویت پر ایک علمی و تحقیقی مطالعہ ہے۔ ابتدا میں "فقہ" کے لغوی معنی کو بیان کیا گیا ہے، جس کی تائید قرآن وحدیث کے نصوص اور عربی ادب کی مثالوں سے کی گئی ہے۔ فقہ کی اصطلاحی تعریف میں شریعت کے عملی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل سے جاننا شامل ہے۔ اس کے بعد "سیرت" کے لغوی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ اصطلاحی طور پر سیرت سے مراد نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا تفصیلی اور ہدفی مطالعہ ہے، جو قرآن وسنت، تاریخی روایات اور عملی واقعات پر مبنی ہوتا ہے۔ فقہ السیرۃ" کو اس مقالے میں ایک مربوط علم کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو محض سیرت کے واقعات بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ان سے فقہی اصول، شرعی احکام، دعوتی حکمتِ عملی، اور معاشرتی رہنمائی اخذ کرتا ہے۔ اس کا مقصد سیرتِ نبوی ﷺ سے قابلِ عمل اور زمانی ومکانی حالات کے مطابق قابلِ تطبیق رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

فقہ کا معنی ومفہوم

⭑ پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، کلیہ عربی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد
⭑⭑ ڈین ،کلیہ عر بی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

فقہ سے مراد دین کا علم ہے، [1] فقہ دین کے تمام علوم کو بھی احاطہ کرتا ہے، [2] کسی چیز کا جاننا اور اس کا سمجھنا بھی فقہ کہلاتا ہے، [3] اسی طرح ذہانت اور سمجھداری فقہ کہلاتی ہے، [4] ابن اثیر کہتے ہیں کسی چیز کا کھولنا (وضاحت کرنا) فقہ کہلاتا ہے، [5] کسی شے کا بہترین ادراک فقہ کہلاتا ہے، [6] پھر فقہ علم شریعت کے ساتھ خاص ہو گیا، [7] علم شریعت کو جاننے والا فقیہ کہلایا، [8] یہ بھی کہا گیا کہ کسی بھی شے کا علم رکھنے والا فقیہ ہوتا ہے، [9] فقہ جب بَابِ ظَرُفَ سے آئے تو اس کے معنی فقیہ ہو جانے کے ہوتے ہیں، [10] خاص علم فقہ میں مہارت رکھنے والا بھی فقیہ کہلاتا ہے۔ [11] انگریزی زبان میں فقہ کو Islamic Jurisprudence کہتے ہیں۔ [12]

علامہ شریف جرجانی فقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی اس انداز میں بیان کرتے ہیں:

1 الہروی ،محمد بن احمد بن الأزہری ،ابو منصور(م ٣٧٠ھ) ، تہذیب اللغۃ،دار احیاءالتراث العربی ،بیروت،٢٠٠١ء،ج:۵،ص:٢٦٣ ،

2 التھانوی ،محمدبن علی ابن القاضی محمد حامدبن محمد صابر الفاروقی الحنفی التھانوی (م ١١٥٨ھ) ، موسوعۃ كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مکتبہ لبنان ناشرون، بیروت، ١٩٩٦ء، ج:٢، ص:١٢٨٢

3 ابن منظور،محمد بن مکرم بن علی،ابوالفضل،جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الافریقی(م ٧١١ھ) ، لسان العرب ،دار صادر ،بیروت،١٤١٤ھ،ج:١٣،ص:٥٢٢

4 الفیروزآبادی ،محمدبن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر ، ابو طاہر، الشیرازی الفیروزآبادی (م ٨١٧ھ) ،القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت،٢٠٠٥ء،ص:١٢٥٠

5 الزبیدی ،محمدبن محمد بن عبدالرزاق الحسینی ،ابوالفیض ،مرتضی،الزبیدی(م ١٢٠٥ھ) ، تاج العروس من جواہر القاموس،دار الہدایۃ،س ن،ج:٣٦،ص:٤٥٦

6 سعدی أبوحبیب،سعدی بن حمدی بن سعید بن محمودأبو حبیب(م ١٣٥١ھ) القاموس الفقہی لغۃ واصطلاحا ،دار الفکر ،دمشق،١٩٨٨ء،ص:٢٨٩

7 الجوہری ،اسماعیل بن حماد الجوہری،ابونصر(م ٣٩٣ھ) ،الصحاح فی اللغۃ والعلوم ، النسخہ الالکترونیہ من مکتبہ الشاملہ،ص:٣٩٦٠،

8 الہروی ، ابو عبید، احمد بن محمد بن عبدالرحمن الباشانی (م ٤٠١ھ) ،الغریبین فی القرآن والحدیث، مکتبہ نزارمصطفی الباز،السعودیہ ،١٤١٩ھ ،ج:٥،ص:١٤٦٦

9 الصُحاری ،ابوالمنذر سلمۃ بن مسلم بن ابراہیم الصُحاری العَوتبی العمانی الاباضی(م ٥١١ھ) ، الإبانۃ فی اللغۃ العربیۃ،وزارت التراث القومی والثقافۃ، مسقط، عمان،١٩٩٩ ء، ج:٣، ص:٦٢٨

10 الرازی،زین الدین ،ابو عبداللہ محمد بن ابی بکربن عبدالقادر الحنفی (م ٦٦٦ھ) ، مختار الصحاح ، المکتبۃ العصریۃ،بیروت،١٤٢٠ھ،ص:٢٤٢ ،

11 احمد رضا بن ابراہیم بن حسین بن یوسف بن محمد رضا العاملی ،ابوالعلاء،بہاءالدین(م ١٣٧٢ھ) ، معجم متن اللغۃ ،دار مکتبۃ الحیاۃ،بیروت،١٣٨٠ھ،ج:٤،ص:٤٣٨

12 التھانوی ،محمدبن علی ابن القاضی محمد حامدبن محمد صابر الفاروقی الحنفی التھانوی (م ١١٥٨ھ) ، موسوعۃ كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مکتبہ لبنان ناشرون، بیروت، ١٩٩٦ ء ، ج:٢،ص:١٢٨٢

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

”هو في اللغة عبارة عن فهم غرض المتكلم من كلامه، وفي الاصطلاح: هو العلم بالأحكام الشرعية العملية المكتسب من أدلتها التفصيلية“ [13]

یعنی لغت میں بات کرنے والے کی غرض کو سمجھنا اور اصطلاح میں اعمال شرعیہ کے احکام کو جاننا جو شریعت کے تفصیلی دلائل سے حاصل کئے جائیں فقہ کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فقہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے دین اور آپ کی عطا فرمودہ شریعت کے ہر ہر پہلو کی گہری فہم، ادراک اور بصیرت کو فقہ کے نام سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ آج جس کو علم کلام یا عقیدہ کہتے ہیں وہ بھی ایک زمانے میں فقہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الفقہ الاکبر کے نام سے جو کتاب منسوب ہے، اس میں فقہ اکبر کی اصطلاح اسلامی عقائد کی گہری فہم، دین کے بنیادی اصول اور عقائد کے گہرے ادراک کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ بعد کی صدیوں میں بھی فقہ کی اصطلاح کا استعمال ایک عمومی بصیرت کے معنوں میں ہوتا رہا ہے۔“[14]

قرآن مجید میں لفظ فقہ کا استعمال

قرآن مجید میں کل ۱۹ آیات ایسی ہیں جن میں فقہ کا مصدر ”یَفْقَهُونَ“[15]، ”یَفْقَهُوهُ “[16]، ”لَا یَفْقَهُونَ“[17]، ”لِیَتَفَقَّهُوا“[18]، ”نَفْقَهُ“[19]، ”لَّا تَفْقَهُونَ“[20] اور ”یَفْقَهُوا “[21] کے صیغوں کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں فقہ مفہوماً استعمال ہوا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

[13] الجرجانی ، الشریف ،علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی (م ۸۱۶ھ) ، کتاب التعریفات،دارالکتب العلمیۃ،بیروت،۱۴۰۳ھ،ص:۱٦۸
[14] غازی، محمود احمد،ڈاکٹر،محاضرات سیرت،الفیصل ناشران،لاہور،۲۰۰۹ء، ص:۵۳۲
[15] النساء: ۷۸، الأنعام: ٦۵، الأنعام: ۹۸، الکہف: ۹۳
[16] الأنعام: ۲۵، الإسراء: ۴٦، الکہف: ۵۷
[17] الأعراف: ۱۷۹، الأنفال: ٦۵، التوبۃ: ۸۷، التوبۃ: ۱۲۷، الفتح: ۱۵، الحشر: ۱۳، المنافقون: ۳، المنافقون: ۷
[18] التوبۃ: ۱۲۲
[19] هود: ۹۱
[20] الإسراء: ۴۴
[21] طہٰ: ۲۸

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

" يُؤْتِي ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُۚ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًاۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ "[22]

ترجمہ: "جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے، اور جسے (حکمت و دانائی) عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہو گئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحب عقل و دانش ہیں۔"[23]

حدیث مبارکہ میں لفظ فقہ کا استعمال

رسول اکرم ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ ایسی ہیں جس میں آپ نے فقہ یعنی شریعت اسلامیہ کے احکام اور معارف کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے۔ ان احادیث مبارکہ میں سے چند درج ذیل ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

" مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُّ فِي الدِّينِ "[24]

اللہ رب العزت جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقہ یعنی دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں یہی بات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا، يُفَقِّهُّ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، وَيُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "[25]

ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں:

"«من يرد الله به خيرا يفقه في الدين، وَإِنَّما أنا قاسم والله يعطي» "[26]

ان احادیث مبارکہ میں اس بات کا اضافہ فرمایا کہ اللہ رب العزت عطا فرماتا ہے اور بے شک صرف میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تمام قسم کی عطائیں اللہ تعالی کی طرف سے ہی ہوتی ہیں مگر یہاں تفقہ فی الدین کی بات ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر "إِنَّمَا" کے کلمہ حصر کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ یہ خاص تفقہ فی الدین میری تقسیم سے لوگوں کو عطا ہوتا ہے۔

نکتہ: اس کا ایک مفہوم جو سمجھ میں آتا ہے کہ صرف قرآن مجید پڑھنے سے تفقہ فی الدین حاصل نہیں ہوتا جب تک قرآن مجید کے ساتھ حدیث مبارکہ اور سیرۃ طیبہ کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ اس سے فقہ السیرۃ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے اسی مفہوم کی حدیث مبارکہ کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ جب وہ حج کے ایام میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے:

22 البقرة: ٢٦٩

23 اس آرٹیکل میں قرآن مجید کی آیات کے تراجم " عرفان القرآن " سے لئے گئے ہیں۔

24 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ٢٤١ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،٢٠٠١ء،ح:٢٧٩٠،ج:۵،ص:١١ ،

25 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ٢٤١ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،٢٠٠١ء،ح:٧١٩٣،ج:١٢،ص:١٢١

26 البزار،ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار(م٢٩٢ھ)،مسند البزار = البحر الزخار،مکتبۃالعلوم والحکم،المدینۃ المنورۃ،٢٠٠٩ء،ح:٧٧١٧،ج:١٣،ص:١٧٣

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

" قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عام حج وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى الله عَلَيه وَسَلم عَلَى هَذِهِ الأَعْوَادِ» "[27]

ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی تلاوت کے آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"«لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ» يَعْنِي الْقُرْآنَ "[28]

اسی بات کو دوسری حدیث مبارکہ میں ان الفاظ میں ارشاد فرمایا:

"«لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ» "[29]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

""لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ" "[30]

یعنی جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے فہم اور تدبر کے ساتھ سمجھ کر نہیں پڑھا۔ قرآن مجید کو فہم، تدبر اور تفقہ کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے کہ قرآن مجید کی صرف قراءت ہی نہیں کرنی ہے بلکہ تفقہ کے ساتھ آیات قرآنیہ میں غور وفکر کے ساتھ تلاوت کرنی ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"«فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ» "[31]

یہ بات دوسری حدیث مبارکہ میں اس طرح ارشاد فرمائی:

""لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ، وَدِعَامَةُ الْإِسْلَامِ الْفِقْهُ فِي الدِّينِ، وَلَفَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ" "[32]

ان احادیث مبارکہ میں ایک فقیہ یعنی دین اور شریعت میں گہرا فہم اور ادراک رکھنے والے شخص کی اہمیت، فضیلت اور اس کے مقام و مرتبہ کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ ایک فقیہ دین میں تفقہ اور شریعت کے ہر معاملے میں شارع کی اصل منشا اور غرض کو سمجھنے کی وجہ سے شیطان پر ایسے ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے کہ جو صرف عبادت گزار تو ہیں مگر ان کے پاس تفقہ فی الدین نہیں ہے۔ فرمایا گیا کہ ہر چیز کا کوئی ستون اور سہارا ہوتا ہے جس سے وہ چیز قائم رہتی ہے۔ اسلام کا ستون اور سہارا تفقہ فی الدین ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

---

27 مالک بن انس بن مالک بن عامرالأصبحی المدنی(م۱۷۹ھ)،موطأ مالک۔ روا یۃ أبی مصعب الزھری،مؤسسۃ الرسالۃ،۱۴۱۲ھ،ح:۱۸۷۸،ج:۲،ص:۷۲

28 الطیالسی ، ابوداؤد،سلیمان بن داودبن الجارود(م ۲۰۴ھ)،مسند أبی داود الطیالسی،دار ہجر ،مصر،۱۹۹۹ء،ح:۲۳۸۹،ج:۴،ص:۳۳

29 الدارمی ،ابو محمد عبداللہ بن عبد الرحمٰن (م ۲۵۵ھ)مسند الدارمی - ت الزھرانی،ب ن،۲۰۱۵ء،ح:۱۵۱۷،ج:۱،ص:۴۸۴

30 ابن ماجہ ، ابوعبداللہ محمد بن یزیدبن ماجہ القزوینی(م ۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ۔ ت الأرنؤوط ، دارالرسالۃ العالمیۃ،۲۰۰۹ء ح:۱۳۴۷،ج:۲،ص:۳۷۱

31 ایضاً،ح:۲۲۲ ،ج:۱،ص:۱۵۰

32 البیہقی ،ابوبکر،احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ الخُسرَو جِردی الخراسانی(م ۴۵۸ھ)،شعب الإیمان،مکتبۃ الرشد، ریاض،۲۰۰۳ء،ح:۱۵۸۷،ج:۳،ص:۲۳۳

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

"«أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع» "[33]

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"« مَا عبد الله بِشَيْء أفضل من فقه فِي دين» "[34]

حضرت ابوہریرۃؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"« مَا عبد الله بِشَيْء أفضل من فقه فِي دين ولفقيه وَاحِد أَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد وَلكُل شَيْء عماد وعماد هَذَا الدّين الْفِقْه» "[35]

ان احادیث مبارکہ میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقہ کو تمام عبادات پر فضیلت دیتے ہوئے تفقہ فی الدین کو افضل عبادت بیان فرمایا ہے۔ بلکہ تفقہ فی الدین کی فضیلت کے باب میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقہاء کے لئے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ جو دین میں تفقہ حاصل کر لیتا ہے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔:

"«خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ، حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ» "[36]

پھر یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہر ایک جو احادیث اور سیرت جمع کرتا ہے لازمی نہیں کہ وہ فقیہ بھی ہو اور ان احادیث اور واقعات سیرت میں سے چھپے گوہر نایاب بھی نکال سکے۔ اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ وہ اس علم کو آگے پہنچائے تا آنکہ یہ علم اس تک پہنچے جو ان واقعات سیرت اور احادیث مبارکہ کے معادن کی پہچان رکھتا ہو اور پھر وہ ان موتیوں کو پہچانے اور ان سے امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے۔ اسی حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"«نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ» "[37]

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

" "نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ" "[38]

---

33 الترمذی،الحکیم ،ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن بن بشر(م ٣٢٠ھ)،نوادر الأصول فی أحادیث الرسول،دارالجیل،بیروت،س ن،ج:١،ص:١٣٥

34 الترمذی،الحکیم ،ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن بن بشر(م ٣٢٠ھ)،نوادر الأصول فی أحادیث الرسول،دارالجیل،بیروت،س ن، ج:١،ص:١٣٥

35 ایضاً ،ج:١،ص:١٣٥

36 الترمذی،ابو عیسیٰ ،محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک(م٢٧٩ھ)، سنن الترمذی۔ت شاکر،شرکۃمکتبۃ ومطبعۃمصطفیٰ البابی الحلبی، مصر،١٩٧٥ء، ج:٥، ص:٤٩، ح:٢٦٨٣،

37 ابن ماجہ ، ابوعبداللہ محمد بن یزیدبن ماجہ القزوینی(م ٢٧٣ھ)، سنن ابن ماجۃ۔ ت الأرنؤوط ، دارالرسالۃ العالمیۃ،٢٠٠٩ء،ح:٢٣٦،ج:١،ص:١٥٩

38 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ٢٤١ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،٢٠٠١ء،ح:٢١٥٩٠،ج:٣٥،ص:٤٦٧

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد کرے اور آگے تک پہنچادے کیونکہ بہت سے لوگ "جو فقہ کی بات اٹھائے ہوئے ہیں" خود فقیہ نہیں ہوتے، البتہ ایسے لوگوں تک بات پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتے ہیں۔[39]

دوسری جگہ اس انداز میں ارشاد فرمایا:

"نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ لَهُ مِنْ سَامِعٍ "[40]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ إِذَا فَقُهُوا "[41]

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کو دعا دیتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس طرح عرض کی:

"اللهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ "[42]

اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور کتاب کی تاویل و تفسیر سمجھا۔[43]

ان درج بالا تمام احادیث مبارکہ سے ہمیں تفقہ فی الدین اور فقہ السیرۃ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سیرت کا معنیٰ ومفہوم

39 مسند احمدمترجم ،ترجمہ :مولانا ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ ،لاہور،س ن ،ج:دہم ، ص:۲۰۵، ح:۲۱۹۲۳،

40 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ۲۴۱ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،۲۰۰۱ء،ح:۴۱۵۷،ج:۷،ص:۲۲۱

41 الشافعی ،ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبدالمطلب (م ۲۰۴ھ)مسند الشافعي - ترتيب السندي،دار الكتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۵۱ء، ح:۱۵ ج:۱، ص:۱۶

42 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ۲۴۱ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،۲۰۰۱ء، ،ج:۵،ص:۶۵، ح:۲۸۷۹ / ، ج:۴، ص:۲۲۵، ح:۲۳۹۷

43 مسند احمدمترجم ،ترجمہ :مولانا ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ ،لاہور،س ن ،ج:۲ ، ص:۳۱۴، ح:۲۸۸۱،

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

لغوی معنی کے لحاظ سے سیرت کے معنی سنت،[44] طریقہ،[45] حالت،[46] اور سلوک [47] کے ہیں۔السَّیْر ، جانا،مَسِیرۃً، مسافت،و السِّیْرَۃُ: السُّنَّۃُاور سیرت سنت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[48] لوگوں میں اچھی سیرت اور بری سیرت یعنی اچھا طریقہ اور برا طریقہ کا استعمال ہوتا ہے،اس کی جمع" سِیَرٌ "آتی ہے۔[49] اسی طرح کہا گیا کہ:

" السير:جمع سيرة،وهي الطريقة،سواء كانت خيرًا أو شرًا،يقال:فلان محمود السيرة،وفلان مذموم السيرة "[50]

القاموس المحیط میں بیان کیا گیا کہ:

" والسِّيرَةُ، بالكسر: السُّنَّةُ، والطريقةُ، والهيْئَةُ، والمِيرَةُ "[51]

موسوعۃ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم میں انہی معانی کی تائید کی گئی ہے اور بیان کیا ہے کہ انگریزی میں اسے

"Biographies, conducts, manner of dealing with others, life of the prophet Mohammed"

کہتے ہیں۔[52] امام زبیدی نے بھی تاج العروس میں سیر اور سیرۃ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے درج بالا معانی کی توثیق کی ہے۔[53] اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق "سیرۃ" سارَ یَسِیْرُ سَیرا ً وسیْرَۃً سے مصدر کا صیغہ ہے جو چلنے پھرنے کے علاوہ کئی ایک معانی میں مستعمل ہے۔[54]

قرآن مجید میں لفظ سیرت اور سیر کا استعمال

قرآن مجید میں لفظ سیرت کا استعمال اپنے لغوی معنی (حالت) کے لحاظ سے ہوا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

44 الطالقانی،الصاحب بن عباد، ابوالقاسم ،اسماعیل بن عباد بن العباس(م ۳۸۵ھ) ، المحیط فی اللغۃ،ب ن ،س ن، ج:۲،ص:۲۷۵

45 الجوہری ،اسماعیل بن حماد الجوہری،ابونصر(م ۳۹۳ھ) ،الصحاح فی اللغۃ والعلوم ، النسخہ الالکترونیہ من مکتبہ الشاملہ ،ص: ۲۳۹۷،

46 الهروی ، ابو عبید، احمد بن محمد بن عبدالرحمن الباشانی (م ۴۰۱ھ) ،الغریبین فی القرآن والحدیث، مکتبہ نزارمصطفی الباز،السعودیہ ،۱۴۱۹ھ،ج:۳،ص:۹۶۲

47 احمد مختار عبدالحمید عمر (م ۱۴۲۴ھ) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،عالم الکتب،۱۴۲۹ھ ، ج:۲،ص:۱۱۴۷

48 ابن منظور،محمد بن مکرم بن علی،ابوالفضل،جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الافریقی(م ۷۱۱ھ) ، لسان العرب ،دار صادر،بیروت،۱۴۱۴ھ ،ج:۴،ص:۳۸۹

49 الفیومی ،احمد بن محمد بن علی الفیومی الحموی ، ابوالعباس (م ۷۷۰ھ) المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر، المکتبۃ العلمیۃ،بیروت،س ن ،ج:۱، ص:۲۹۹

50 الجرجانی ، الشریف ،علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی (م ۸۱۶ھ) ، کتاب التعریفات،دارالکتب العلمیۃ،بیروت،۱۴۰۳ھ ، ص:۱۲۲

51 محمدبن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر ، ابو طاہر، الشیرازی الفیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) القاموس المحیط ،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت۱۴۲۶ھ،ص:۴۱۲،

52 محمدبن علی ابن القاضی محمد حامدبن محمد صابر الفاروقی الحنفی التہانوی (م ۱۱۵۸ھ) موسوعۃ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم،مکتبہ لبنان،بیروت،۱۹۹۶ء،ج:۱،ص:۹۹۸

53 الزبیدی ،محمدبن محمد بن عبدالرزاق الحسینی ،ابوالفیض ،مرتضی(م ۱۲۰۵ھ) تاج العروس من جواہر القاموس ،دارالہدایۃ،س ن،ج:۱۲، ص:۱۱۵۔۱۲۳

54 اردو دائرہ معارف اسلامیہ(موضوع:سیرۃ)،زیر انتظام دانش گاہ پنجاب،لاہور،۱۹۸۰ء،پہلی اشاعت،۱۴۷/۱۴

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

''□قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا ٱلۡأُولَىٰ□ ''[55]

اس کے علاوہ ۲۱ مقامات ایسے ہیں جہاں پر ''سُیِّرَتْ''، ''سِیرُوا'' جیسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ وہاں پر بھی اس کے لغوی معنیٰ، چلنا اور سیر کرنا ہی مراد ہیں۔

سیرت کے اصطلاحی معنی کی ادائیگی کے لئے قرآن مجید میں لفظ ''اُسوۃ'' استعمال ہوا ہے۔ ''اُسوۃ حسنۃ'' کو کامیابی کی ضمانت کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ قرآن مجید میں کلتین مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''□لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ لِّمَن كَانَ يَرۡجُواْ ٱللَّهَ وَٱلۡيَوۡمَ ٱلۡأٓخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرٗا□ ''[56]

''□قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ□ ''[57]

''□لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيهِمۡ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ لِّمَن كَانَ يَرۡجُواْ ٱللَّهَ وَٱلۡيَوۡمَ ٱلۡأٓخِرَۚ□ ''[58]

احادیث مبارکہ میں لفظ سیرت اور سیر کا استعمال

احادیث مبارکہ میں ''سیرت'' کے الفاظ کا اپنے لغوی اور اصطلاحی دونوں معنیٰ کے حوالے سے ذکر ملتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے ارشاد فرمایا:

''یَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنْ كُنْتَ وَزِيرَ أَمِيرٍ أَوْ مُشِيرَ أَمِيرٍ، أَوْ دَاخِلًا عَلَى أَمِيرٍ فَلَا تُخَالِفَنَّ سُنَّتِي وَلا سِيرَتِي، فَإِنَّ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي أَوْ سِيرَتِي جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يأخُذُهُ النَّاسُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ثُمَّ يَصِيرُ إِلَى النَّارِ ''[59]

ایک حدیث مبارکہ میں حضرت علیؓ نے منبر پر سیرت کا ذکر اس انداز میں کیا:

''«حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلْعٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ، وَسَارَ بِسِيرَتِهِ، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ. ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا، وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ "»''[60]

ایک مرتبہ حضرت علیؓ منبر پر کھڑے ہوئے، انہوں نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، وہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے طریقے اور ان کی سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلا لیا، پھر حضرت عمر

---

[55] طہ: ۲۱
[56] الأحزاب: ۲۱
[57] الممتحنہ: ۴
[58] الممتحنہ: ۶
[59] السیوطی، جلال الدین (م ۹۱۱ھ)، جمع الجوامع المعروف '' الجامع الکبیر''، الازہر الشریف، القاہرہ، مصر، ۱۴۲۶ھ، ج:۲۲، ص: ۸۲۹
[60] احمد بن حنبل، ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ۲۴۱ھ)، مسند أحمد، مؤسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۱ء، ح:۱۰۵۵، ج: ۲، ص:۳۱۳

فاروقؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان دونوں حضرات کے طریقے اور سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلالیا۔[61] ایک اور حدیث مبارکہ میں سیرت کا ذکر اس انداز میں آیا ہے:

" عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: كَيْفَ بَايَعْتُمْ عُثْمَانَ وَتَرَكْتُمْ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَا ذَنْبِي؟ قَدْ بَدَأْتُ بِعَلِيٍّ، فَقُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ، وَسِيرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. قَالَ: فَقَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُ. قَالَ: ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَى عُثْمَانَ، فَقَبِلَهَا"[62]

ترجمہ: "ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے حضرت علیؓ کو چھوڑ کر حضرت عثمانؓ کی بیعت کس طرح کرلی؟ انہوں نے فرمایا اس میں میرا کیا جرم ہے، میں نے تو پہلے حضرت علیؓ سے کہا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ، سنت پیغمبر ﷺ اور سیرت حضرات شیخینؓ پر، انہوں نے مجھ سے کہا کہ حسب استطاعت ایسا کرنے کی کوشش کروں گا، لیکن جب میں نے حضرت عثمانؓ کو اس کی پیشکش کی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا۔"[63]

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ مسور بن مخرمۃ حضرت معاویہؓ کے پاس آیا۔ حضرت معاویہؓ کے پاس اہل شام بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"يَا أَهْلَ الشَّامِ هَذَا مِنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: «إِنِّي وَاللَّهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ، وَلَكِنْ قَتَلَهُ سِيرَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَكَتَبَ يَسْتَمِدُّكَ بِالْجُنْدِ فَحَبَسْتَهُمْ عَنْهُ حَتَّى قُتِلَ وَهُمْ بِالزَّرْقَاءِ»"[64]

اے اہل شام یہ (مسور) حضرت عثمانؓ کے قاتلوں میں سے ہے، مسور نے کہا اللہ کی قسم میں حضرت عثمان کو قتل نہیں کیا، بلکہ انہوں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کو قتل کیا، انہوں نے آپ کو فوجی امداد کے لئے لکھا پس آپ نے امداد روکے رکھی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔ اسی طرح کی ایک اور روایت میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمانؓ کے پاس گیا اور ان کے رویے کی شکایت کی۔ روایت تو طویل ہے مگر یہ الفاظ اس میں سے اہم ہیں کہ:

" يُنْكِرُ عَلَيْهِ سِيرَتَهُ "[65]

امام جلال الدین سیوطی نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اشعار نقل فرمائے ہیں:

---

61 مسند احمدمترجم ، ترجمہ:مولانا ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ ،لاہور،س ن ،ج:اول ،ص:۴۶۶، ح:۱۰۵۵،

62 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ۲۴۱ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،۲۰۰۱ء،ح:۵۵۷،ج:۱،ص:۵٦۰

63 مسند احمدمترجم ، ترجمہ:مولانا ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ ،لاہور،س ن ،ج:اول ،ص:۳۰۴، ح:۵۵۷،

64 النمیری ،عمر بن شبۃبن عبیدۃبن ریطۃ البصری ،أبو زید(م ۲۶۲ھ)،تاریخ المدینہ لابن شبہ، جدۃ،۱۳۹۹ھ ،ج:۴،ص:۱۲۸۹

65 النمیری ،عمر بن شبۃبن عبیدۃبن ریطۃ البصری ،أبو زید(م ۲۶۲ھ)،تاریخ المدینہ لابن شبہ، جدۃ،۱۳۹۹ھ ،ج:۴،ص:۱۲۷۸

”"المعافى بن زكريا الحريريُّ، حدثنا محمد بن مخلد، حدثنا أبو يعلى الساجِي، حدثنا الأصمعى، عن عقبة الأصَمِّ، عن عطاء عن ابن عباس، قال: أنشد أبو بكر الصديق:

إذ أَردت شريفَ النَّاسِ كلِّهم ... فانظرْ إلى مَلكٍ في زيِّ مسْكينِ

ذاكَ الذِى حَسنتْ في الناسِ فاقتهُ ... وذاكَ يصلحُ للدُّنيا وَللدِّينِ “ [66]

مگر ابن رجب حنبلی نے اپنی تفسیر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یہی اشعار تھوڑے سے فرق” فاقتهُ“کی بجائے”سیرتُهُ “کے الفاظ نقل فرمائے ہیں ۔وہ لکھتے ہیں:

”«ورويَ أنَ أبا بكر الصدِّيقِ - رضي الله عنه - كانَ ينشدُ:

إذا أردتَ شريفَ الناسِ كلهم. . . فانظرْ إلى ملك في زي مسكينِ

ذاكَ الذي حسنت في الناسِ سيرتُهُ. . . وذاكَ يصلحُ للدُّنيا وللدينِ»“ [67]

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ اگر آپ تمام انسانوں میں سے کسی معزز کو دیکھنا چاہتے ہیں تو دیکھو ایک فقیر کا لباس پہنے بادشاہ کو جو سیرت (کردار) میں تمام انسانوں سے اچھا ہے اور وہی ہے جو دنیا اور دین کی اصلاح کرنے والا ہے۔

یہ تو وہ احادیث تھیں جن میں”سیرت“کا لفظ استعمال ہوا ہے جب کہ احادیث مبارکہ میں لفظ”سیر “کا استعمال تو ان گنت ہے۔سار یسیر سیرا۔ جس کے معنی چلنے، چلانے اور جانے وغیرہ کے ہیں۔جس کی ایک مثال یہ حدیث مبارکہ ہے:

”سُئِلَ أُسَامَةُ، عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا شَاهِدٌ، قَالَ: "كَانَ سَيْرُهُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ، وَالنَّصُّ: فَوْقَ الْعَنَقِ، وَأَنَا رَدِيفُهُ "“ [68]

”حضرت اسامہؓ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی رفتار درمیانی تھی، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔“[69]

اس طرح کی احادیث مبارکہ کتب احادیث میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

مختلف شعراء کے ہاں لفظ سیرت اور سیر کا استعمال

عرب شعراء نے اپنے اشعار میں لفظ سیرت اور سیر کا استعمال اپنے اپنے انداز میں کیا ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ حضور ﷺ کی نعت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

---

66 السیوطی، جلال الدین (م ۹۱۱ھ)، جمع الجوامع المعروف ” الجامع الکبیر“،الازہر الشریف، القاہرہ،مصر،۱۴۲۶ھ ،ج:۱۴،ص:۳۸۰

67 ابن رجب حنبلی،زین الدین عبدالرحمن بن احمد (۷۹۵ھ)،روائع التفسیر،دار العاصمۃ،السعودیہ،۱۴۲۲ھ،ج:۲،ص:۱۹۹

68 احمد بن حنبل ،ابو عبداللہ احمد بن محمدبن حنبل بن ہلال بن اسدالشیبانی (م ۲۴۱ھ)،مسند أحمد،مؤسسۃ الرسالۃ،۲۰۰۱ء،ح:۲۱۷۸۳،ج:۳۶،ص:۱۱۷

69 مسند احمدمترجم ، ترجمہ:مولانا ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ ،لاہور،س ن ،ج:دہم ، ص:۲۶۷، ح:۲۲۱۲۶،

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

"الْحق مَنْطِقه وَالْعدْل سيرته ... فَمن يجبهُ إِلَيْهِ ينج من تبب " [70]

حق ان کی بولی ہے اور عدل ان کا کردار ہے۔۔۔پس جو آپ ﷺ کے پاس آئے گا وہ توبہ کے ذریعے بچ جائے گا

اسی طرح عرب شاعری میں لفظ سیر کے مادہ کے مختلف صیغوں کا استعمال ہوا ہے۔ان تمام مقامات پر ان کے لغوی معنیٰ ہی مراد ہیں۔ان شعراء کی شاعری کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

عرب جاہلیت کا ایک بڑا شاعر فرزدق کہتا ہے:

"وما سَيّرتْ جاراً لها مِنْ مخَافَة ... إذا حَلّ مِنْ بَكررُءوسَ الغَلاصمِ " [71]

اور وہ خوف کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے ساتھ نہیں چلی۔۔۔۔۔۔

ابن المعذل کہتا ہے:

"و أنى قد سيرت نبلي و إنني ... كأني وقد وقعت أنصالها رشت " [72]

اور میرے تیر اڑ گئے ہیں اور میں۔۔۔۔۔۔

جبیہاء الاشجعی کہتا ہے:

"أقام هوى صفيّة في فؤادي ... وقد سيّرت كلّ هوى حبيب" [73]

صفیہ کی خواہش میرے دل میں بستی تھی۔۔۔اور اس نے محبوب کے ہر جذبے کی رہنمائی کی

حارث بن ظالم قریش کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"فلو أني أشاء لكنت منهم ... وما سيرت أتبع السحابا" [74]

اگر میں چاہتا تو میں ان میں سے ہوتا۔۔۔اور میں بادلوں کے پیچھے نہ جاتا

ایک شاعر کہتا ہے:

"وَقَالَ اللهُ قَدْ سَيّرْت جُنْدًا ... هُمْ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللّقَاءُ" [75]

اور اللہ نے کہا کہ میں نے ایک لشکر بھیجا ہے۔۔۔وہ انصار ہیں جن سے میں ملنا چاہتا ہوں

70 الجراوى ،ابوالعباس احمد بن عبدالسلام التادلى (م ۶۰۹ھ)،الحماسہ المغربیہ،دارالفکر،بیروت،۱۹۹۱ء،ج:۱،ص: ۵۲

71 ابوعبيدة معمربن المثنى ، شرح نقائض جرير والفرزدق، المجمع الثقافى،أبو ظبى،الامارات،۱۹۹۸ء،ج:۳،ص:۸۷۴

72 الجاحظ،عمروبن بحربن محبوب الكنانى،(م ۲۵۵ھ)،البيان والتبيين،مكتبة الهلال،بيروت،۱۴۲۳ھ،ج:۲،ص:۲۱۰

73 الجاحظ،عمروبن بحربن محبوب الكنانى،(م ۲۵۵ھ)،الحيوان،دارالكتب العلمية،بيروت،۱۴۲۴ھ،ج:۶،ص:۴۲۲

74 الدينورى ،ابن قتيبة ،ابومحمد عبدالله بن مسلم (م ۲۷۶ھ)،المعانى الكبير فى أبيات المعانى،دائرة المعارف العثمانية،حيدرآباد دكن،الهند،۱۳۶۸ھ،ج:۱،ص:۵۲۲ ،
المفضل بن محمدبن يعلى بن سالم الضبى (۱۶۸ھ)،المفضليات،دارالمعارف ،القاهره،س ن،ص:۳۱۶

75 السہيلى،ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبدالله بن احمد(۵۸۱ھ)،الروض الأنف ت تدمرى،دار احياء التراث العربى،بيروت،۱۴۲۱ھ،ج:۷،ص:۲۵۴،

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

ایک اور شاعر کہتا ہے کہ:

"سَيَّرْتَ للحرْب لمّا لاحَ كوكبُها ... في مثل بحرٍ رِغيْب الموجِ مُلتَطِم" [76]

جب اس کا سیارہ نظر آیا اس نے جنگ کی طرف مارچ کیا۔۔۔سمندر میں اٹھتی ہوئی تلاطم خیز موجوں کی طرح

ایک اور شاعر کہتا ہے کہ:

"لولاه ما غارت ولا سيرت ... آمنة في سبلها العير" [77]

اگر وہ نہ ہوتا تو وہ رشک نہ کرتی نہ چلتی۔۔۔اپنے راستوں میں محفوظ رہتی

مغازی اور سیر کا استعمال و مفہوم

انسان کی ذاتی زندگی کے لئے بھی سیرت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔[78] پھر سیرت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ، حیات طیبہ اور غزوات[79] اور کفار کے ساتھ معاملات[80] کے لئے خاص ہو گیا۔ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ کے بعد تیسرے درجے میں مغازی اور سیر کا ذکر ملتا ہے جسے باقاعدہ لکھا گیا۔ اولین سیرت نگاروں میں عروہ بن زبیرؓ (م ۹۴ھ) اور ابان بن عثمانؓ (م ۱۰۰ھ) سے لیکر ابن اسحاق (م ۱۵۰ھ) تک جتنے سیرت نگاروں کا ذکر ملتا ہے انہوں نے مغازی اور سیر کو ہی بیان کیا ہے۔ اس وقت سب سے اہم معاملہ یہی تھا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غزوات میں اور غزوات کے علاوہ غیر مسلموں کے ساتھ کس طرح کے معاہدات اور معاملات فرمائے ہیں۔ یہ معاملات اور معاہدات سلطنت کے اندر بھی تھے اور دوسری سلطنتوں کے

الجراوی ،ابوالعباس احمد بن عبدالسلام التادلی (م ۶۰۹ھ)،الحماسة المغربية،دارالفكر،بيروت،۱۹۹۱ء،ج:۱،ص: ۵۹

76 الہجری ،أبو علی ،ہارون بن زكريا(م۳۰۰ھ)،التعليقات والنوادر،ب ن، س ن،ص:۴۵

77 الصولی ،ابوبكر محمد بن يحی بن عبدالله (۳۳۵ھ)،الأوراق قسم أخبار الشعراء،شركۃأمل،القاہرة،۱۴۲۵ھ،ج:۱،ص:۱۲۲

78 مجمع اللغة العربية بالقاهرة ، إبراهيم مصطفى / أحمد الزيات / حامد عبد القادر / محمد النجار ،المعجم الوسيط (جو کہ چار مصنفین کی تیار کردہ ہے)، دارالدعوة ، س ن، ج:۱، ص:۴٦۷

79 الزبیدی ،محمدبن محمد بن عبدالرزاق الحسينی ،ابوالفیض ،مرتضی،الزبیدی(م ۱۲۰۵ھ) ، تاج العروس من جواہر القاموس،دارالہدایۃ،س ن،ج:۱۲،ص:۱۲۱

80 التہانوی ،محمدبن علی ابن القاضی الفاروقی الحنفی (م ۱۱۵۸ھ) ، موسوعۃ كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مكتبہ لبنان ناشرون، بيروت، ۱۹۹٦ء ، ج:۱، ص:۹۹۸

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

ساتھ بھی۔ یہی وجہ ہے کہ "السیر الکبیر"[81] اور "السیر الصغیر"[82] اور اس طرح کی دیگر کتب میں ہمیں اسی طرح کے فقہی مسائل کا ذکر ملتا ہے۔ ابتداء میں سیرت کا لفظ صرف آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق واطوار کے لئے استعمال ہوتا تھا، جیسا کہ سابق احادیث کی روشنی میں اس کا ذکر ہو چکا۔ پھر تیسری صدی ہجری میں "مغازی" اور "سیر" کی کتب کے لئے بھی متقدمین لفظ سیرت کا استعمال کرنے لگے۔ محمد بن ہشام (م ۲۱۸ھ) وہ پہلے سیرت نگار ہیں جن کی کتاب کے لئے لفظ سیرت کا استعمال کیا گیا۔

سیرت کے لفظ کا عموم

سیرت کے بیان میں درجہ بدرجہ عموم شامل ہوتا رہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل کے ساتھ ساتھ آپ سے نسبت رکھنے والے افراد اور اشیاء کا تذکرہ بھی سیرت کے ضمن میں شامل ہو گیا۔ پھر یہ لفظ سیرت اپنے عموم میں استعمال ہونے لگا اور آج تک استعمال ہوتا ہے، جیسے سیرت ابو بکرؓ، سیرت عمر فاروقؓ، سیرت عثمان غنیؓ، سیرت علی المرتضیٰؓ اسی طرح سیرت امام اعظم ابو حنیفہ، سیرت مجدد الف ثانی، سیرت شاہ ولی اللہ۔ لیکن جب مطلق سیرت کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد سیرت طیبہ ہی ہوتا ہے۔

سیرت طیبہ کے اہم بنیادی ماخذ

سیرت طیبہ کے عام طور پر چھ ماخذ بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں ہمیں سیرت سے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ یہ چھ ماخذ درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید ۲۔ کتب احادیث ۳۔ تواریخ حرمین

۴۔ تاریخ عالم یا تاریخ اسلام پر لکھی گئی بنیادی کتب ۵۔ مشاہیر واعلام کے طبقات (مشہور شخصیتوں کے حالات)

۶۔ خاص سیرت پر لکھی گئی اہم اور ابتدائی کتب

فقہ السیرۃ کا معنی ومفہوم

فقہ السیرۃ جیسا کہ اپنے الفاظ سے ظاہر ہے کہ "فقہ" اور "سیرۃ" دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ ان دونوں کے معانی ومفاہیم تفصیلی ذکر ہو چکے ہیں۔ فقہ مختلف علوم اور اشخاص کے ساتھ مرکب استعمال ہوتا ہے مثلاً فقہ القرآن، فقہ الحدیث، فقہ السنۃ، فقہ المعاملات، فقہ امام اعظم اور فقہ شاہ ولی اللہ وغیرہ۔ ان مرکبات میں فقہ اکثر فہم وادراک کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی شرعی احکام اور قانون کے معنیٰ کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر فقہ السیرۃ اپنے عمومی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد واقعات سیرت میں امت کی رہنمائی کے لئے موجود اسباق ودروس اور احکام ونصائح کا معلوم کرنا ہے۔ قرآن اور حدیث یہ وہ دو بڑے ذرائع ہیں جن سے امت محمدی ﷺ کو دین کا علم حاصل ہوا ہے اور قیامت تک ہر دور میں انہی ذرائع سے استفادہ کر کے امت اپنے دنیوی اور اخروی مسائل کا حل تلاش کرتی رہے گی۔ احادیث دراصل سیرت نبوی ﷺ کا ہی بیان ہے۔ سیرت عام ہے

81 محمدبن حسن الشیبانی(م۱۸۹ھ) کی تصنیف ہے۔
82 ایضاً

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اور حدیث خاص ہے۔ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر سمجھنے کی اہم بات یہ ہے کہ حدیث اور سیرت کے بیان کا اصل مقصود صرف ذکر واقعات نہیں ہے بلکہ ان واقعات کے اندر چھپے ہوئے اسباق ہیں، وہ خاص پہلو ہیں اور وہ چھپی ہوئی بصیرت ہے جس کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو مختلف میادین اور معاملات میں قیامت تک کے لئے رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ اسی کا نام "فقہ السیرۃ" ہے۔ اب یہ امت کے علماء پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اپنے وقت میں کس قدر قرآن اور سیرت مبارکہ میں موجود گوہر نایاب حاصل کر پاتے ہیں اور اس سے امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے پاتے ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فقہیات سیرت کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

"فقہ کا دائرہ کار قانون اور شریعت کے اصول ہیں۔ سیرت کا دائرہ کار عموما تاریخ اور رسول اکرم ﷺ کی سوانح عمری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں میں بڑا گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ فقہ سے مراد ایک گہری اور عمیق فہم اور Profound understanding ہے۔ یعنی گہری فہم قرآن پاک کے احکام کی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ کی، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کی۔ جب تک ان تینوں چیزوں کی گہری فہم حاصل نہ ہو۔ جب تک ان تینوں مصادر ہدایت میں گہری بصیرت حاصل نہ ہو، اس وقت تک شریعت کے قوانین اور احکام پر عمل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس لئے فقہ اور سیرت میں انتہائی گہرا اور قریبی ربط پایا جاتا ہے۔ سیرت سے واقفیت شریعت کے بہت سے احکام کو جاننے کے لئے ضروری ہے۔"[83]

فقہ السیرۃ کی اصطلاح ایک جدید اصطلاح ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی متعین تعریف تو نہیں کی گئی مگر فقہ السیرۃ کو اگر وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو اس میں فقہیات سیرت کے ساتھ ساتھ کلامیات سیرت، سیرت کے ادبی واجتماعی پہلوؤں کا فہم، مشکلات سیرت اور سیرت سے متعلق اعلام واوطان کا تعارف وغیرہ تمام شامل ہے۔[84]

متقدمین کے ہاں فقہ السیرۃ

واقعات سیرت سے تو سینکڑوں کتب سیرت بھری پڑی ہیں مگر متقدمین کے ہاں فقہ السیرۃ کا زیادہ التزام نہیں ملتا۔ متقدمین سیرت نگاروں کے ہاں مختصر دروس وعبر اور کہیں کہیں شرعی احکام کے استنباط کا ذکر تو ملتا ہے مگر اس طرح کا التزام نہیں پایا جاتا کہ سیرت کو خاص اس انداز میں بیان کیا جاتا کہ ہر واقعے کے اندر چھپے رازوں سے پردہ اٹھایا جاتا، دروس وعبر اور شرعی احکام بیان کیے جاتے۔ اس بات میں کوئی نقص کا پہلو نہیں ہے بلکہ یہ ایک عام فہم تدریجی عمل ہے۔ اگر متقدمین صرف دروس وعبر اور احکام کی تلاش ہی شروع کر دیتے تو شاید سیرت اس مستند طریقے سے ہم تک نہ پہنچتی جس انداز میں آج ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس وقت متقدمین نے اس بات کا زیادہ التزام کیا کہ واقعات سیرت کو وضاحت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مستند انداز میں جمع کیا جائے اور اس کے لئے انہوں نے ہر راوی اور روایت کی جانچ پرکھ کے طریقے استعمال کئے، تاکہ کوئی غلط یا کمزور بات بعد میں آنے والوں کے لئے منتقل نہ ہو۔ اس پر انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کیں۔ یہ انہی کی محنت کی بدولت ہے کہ آج کے دور کے علماء متقدمین کی

---

83 غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۳۱
84 شاہ معین الدین ہاشمی، ڈاکٹر، بیسویں صدی میں فقہ السیرۃ کا رجحان، فکر ونظر، ج: ۴۹، ش: ۲-۳، ص: ۱۱۲

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بنائی ہوئی سیرت کی مضبوط بنیادوں پر فقہ السیرۃ کی عمارتیں بنا رہے ہیں۔ آج واقعات سیرت کی تفصیلات پہلے سے موجود ہونے کی وجہ سے ان واقعات کو مختصر بیان کیا جاتا ہے، واقعات کی تفصیل بیان کرنے کی بجائے واقعات سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات ہو رہی ہیں اور ہر پہلو میں چھپے گوہر نایاب نکال کرامت کے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کیا جارہا ہے۔

جدید دور میں فقہ السیرۃ کی اصطلاح

فقہ السیرۃ کی اصطلاح تو پچھلی صدی کی ہے مگر یہ اپنے معنیٰ کے اعتبار سے ہر دور میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہی ہے۔ سیرت نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے اپنی کتب میں واقعات سیرت سے فقہی نکات اخذ کئے ہیں، جن میں ابتدائی طور پر "جوامع السیرۃ" کے مصنف امام ابن حزم (م ۴۵۶ھ) اور "الدرر فی اختصار المغازی والسیر" کے مصنف امام ابن عبد البر (م ۴۶۳ھ) شامل ہیں۔ "الروض الانف" کے مصنف امام سہیلی (م ۵۷۱ھ) نے اپنی کتاب میں فقہ السیرۃ کے اسلوب کو باقاعدہ طور پر اپنایا مگر علامہ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" میں فقہ السیرۃ کو تفصیل سے بیان کیا اور سیرت سے فقہی احکام اور دروس و حکمتیں اخذ کر کے اسے ایک فن کی حیثیت دی۔[85] ان کی کتاب زاد المعاد اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے ایک نمونے کے طور پر جانی جاتی ہے اور تقریباً تمام سیرت نگاروں نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔[86] بیسویں صدی کے امام محمد الغزالی (م ۱۹۹۶ء) پہلے سیرت نگار ہیں جنہوں نے "فقہ السیرۃ" کی اصطلاح استعمال کی اور اپنی کتاب کا نام ہی فقہ السیرۃ رکھا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فقہ السیرۃ پر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> "آج بھی، خاص طور پر بیسویں صدی کی ابتدا سے فقہ السیرۃ کے نام سے مطالعہ سیرت کا ایک نیا انداز سامنے آیا ہے۔ اس کا مقصد محض سیرت کے واقعات بیان کرنا نہیں ہے۔ محض سیرت کی تاریخی تفصیلات سے اعتنا کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ سیرت کے ان تاریخی واقعات اور تفصیلات میں جو سبق پنہاں ہے اس کو نمایاں کیا جائے۔ جو بصیرتیں اور حکمتیں سیرت پاک کے واقعات میں پوشیدہ ہیں ان کو سامنے لایا جائے۔ اس کاوش کا نام بہت سے حضرات نے فقہ السیرۃ رکھا ہے،"[87]

فقہ السیرۃ پر لکھی جانے والی کتب

اگر فقہ السیرۃ کے عموم کی بات کی جائے تو جن متقدمین، متاخرین اور پھر خاص طور پر جدید سیرت نگاروں کے ہاں اس کا التزام ملتا ہے کہ انہوں نے سیرت نگاری میں فقہ السیرۃ کا اسلوب اپنایا ہے تو ان کی ایک طویل فہرست ہے جس پر الگ سے کام کرنے کی ضرورت ہے کہ ادوار کی تقسیم کے اعتبار سے ان سیرت نگاروں کی فہرست تیار کی جائے پھر ان کی سیرت نگاری کے ادوار، موضوعات اور ان کے مستنبط کردہ احکام و عبر کا جائزہ لیا جائے۔

ذیل میں چند ان کتب کا ذکر ہے کہ جو فقہ السیرۃ کے عنوان اور نام سے لکھی گئی ہیں:

---

85 فاروق حماده، الدکتور، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقویمہا، دمشق، دار القلم، س ن، ص: ۱۵۹

86 ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر، محمد نعیم، حافظ، مطالعات سیرت سے فقہی احکام کا استنباط (فقہ السیرۃ) (زاد المعاد کا خصوصی مطالعہ)، القلم، ش: جون ۲۰۱۳ء، ص: ۱۰۹

87 غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۳۲

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

1. فقہ السیرۃ: امام محمد غزالی (م ۱۹۹۶ء) کی تصنیف ہے۔
2. فقہ السیرۃ: الدکتور محمد سعید رمضان البوطی (م ۲۰۱۳ء) کی تصنیف ہے۔
3. وقفات تربویۃ فی فقہ السیرۃ: الدکتور محمد العبدہ کی تصنیف ہے۔
4. فقہ السیرۃ النبویۃ: الدکتور موفق سالم نوری کی تصنیف ہے۔
5. فقہ السیرۃ: زید بن عبد الکریم الزید کی تصنیف ہے۔
6. فقہ السیرۃ النبویۃ: الدکتور منیر محمد غضبان کی تصنیف ہے۔
7. دروس فی السیرۃ النبویۃ وعبرھا (فقہ السیرۃ): الدکتور احمد محمد العلیمی کی تصنیف ہے۔
8. فقہ السیرۃ: الدکتور السید الجمیلی کی تصنیف ہے۔
9. فقہ السیرۃ: عماد زکی البارودی کی تصنیف ہے۔

یہاں پر ان کتب اور ان کے مصنفین کے تفصیلی احوال کے بجائے صرف تذکرہ مقصود ہے تاکہ نمونے کے طور پر چند کتب کے نام ذکر کئے جاسکیں۔ ان کے تفصیلی احوال اور ان کتب کے ابواب، انداز بیان اور مضامین کے خلاصے کے لئے ان پر لکھے گئے مختلف مقالہ جات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

خلاصۃ البحث

اس آرٹیکل میں ہم نے فقہ اور سیرت کا معنیٰ و مفہوم لغوی اور اصطلاحی طور پر سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے سمجھنے کی کوشش کی کہ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں لفظ فقہ اور لفظ سیرت و سیر کا استعمال کہاں اور کن مفاہیم میں ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ عرب کے قدیم شعراء نے اپنے اشعار میں لفظ سیرت اور سیر کا استعمال کیسے اور کن معانی میں کیا ہے؟ پھر مغازی اور سیر کے مفہوم کے ساتھ لفظ سیرت کے عموم پر گفتگو کی ہے۔ سیرت طیبہ کے بنیادی ماخذ کو ذکر کرنے کے بعد فقہ السیرۃ کا معنیٰ و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی اور آخر میں فقہ السیرۃ کے نام سے لکھی جانے والی چند کتب کا تذکرہ کیا ہے۔